Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

The Role of Artificial Intelligence in Contemporary Fiqhi Fatwas and Ijtihadi Research: A Research-Based and Critical Study of Opportunities, Shariah Boundaries, and Selected Digital Platforms

معاصر فقہی فتاویٰ اور اجتہادی تحقیق میں مصنوعی ذہانت کا کردار: امکانات، شرعی حدود اور منتخب ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

Dr. Kaleem Ullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta
Email: kaleem511@gmail.com

Abstract

The rapid development of Artificial Intelligence (AI) has significantly transformed the fields of academic research, information retrieval, and decision-making. Its growing application in Islamic studies, particularly in Islamic jurisprudence (Fiqh) and contemporary fatwa issuance, has raised important questions regarding its potential, legal status, and scholarly limitations. This study examines the possible role of AI in contemporary Islamic fatwas and the process of ijtihad, with particular attention to the extent to which it can assist juristic research and the Shariah-related constraints governing its use. The primary objective is to analyse the potential benefits and risks of AI in Islamic jurisprudence and to identify a scholarly and principled framework for its careful and purposeful application. Employing an analytical and critical approach, the study introduces key AI technologies, including machine learning, deep learning, and natural language processing, and critically reviews selected AI tools and Islamic digital platforms. It also explores the relationship between classical principles of Islamic jurisprudence and contemporary technological developments. The findings indicate that AI can serve as an effective research assistant, particularly in retrieving juristic sources, comparing previous fatwas, and preparing preliminary research drafts. However, the final formulation of fatwas, the evaluation and prioritisation of competing juristic opinions, and the proper understanding of contextual factors and prevailing customs remain the responsibility of qualified scholars and mujtahids. This is primarily because AI lacks the human qualities of intention, piety, and juristic insight that are essential to authoritative Shariah-based decision-making. The study concludes that AI should be regarded as a supportive research tool rather than an independent mufti or autonomous authority in ijtihad. Its use should therefore remain subject to scholarly supervision, verification, and established principles of Islamic jurisprudence.

Keywords: Artificial Intelligence, Islamic Fatwas, Ijtihad, Shariah Constraints, Islamic Jurisprudence, AI-Based Research Tools

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

تمہید:

گزشتہ چند دہائیوں میں Artificial Intelligence (مصنوعی ذہانت) نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں غیر معمولی اثرات مرتب کیے ہیں۔ علمی تحقیق، معلوماتی تجزیے، اور فیصلہ سازی کے میدان میں اس ٹیکنالوجی نے ایسے نئے امکانات پیدا کیے ہیں جن کا تصور ماضی میں ممکن نہ تھا۔ جدید کمپیوٹر سسٹمز، مشین لرننگ اور قدرتی زبان کی پراسیسنگ جیسے طریقوں کی مدد سے اب بڑے پیمانے پر معلومات کو جمع کرنا، ان کا تجزیہ کرنا اور ان سے نتائج اخذ کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے جدید دنیا میں تعلیم، طب، معیشت، قانون اور سماجی علوم سمیت متعدد میدانوں میں مصنوعی ذہانت کو ایک مؤثر تحقیقی اور تجزیاتی آلے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

دینی علوم خصوصاً فقہِ اسلامی کے میدان میں بھی اس نئی ٹیکنالوجی کی آمد نے کئی اہم سوالات کو جنم دیا ہے۔ فقہ اسلامی کی بنیاد قرآن و سنت، اجماع اور قیاس جیسے مصادر پر قائم ہے، اور صدیوں سے اہلِ علم ان اصولوں کی روشنی میں نئے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے اجتہاد اور فتویٰ کا طریقہ اختیار کرتے آئے ہیں۔ تاہم جدید دور میں جب معلومات کے بڑے ذخائر ڈیجیٹل شکل اختیار کر چکے ہیں اور مختلف علمی وسائل چند لمحوں میں دستیاب ہو جاتے ہیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مصنوعی ذہانت فقہی تحقیق اور معاصر فتووں کی تیاری میں کسی حد تک معاون کردار ادا کر سکتی ہے؟ اسی تناظر میں اس موضوع کی تحقیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ جدید ٹیکنالوجی کے امکانات اور اس کی حدود دونوں کو واضح کیا جا سکے۔

اس تحقیقی مقالے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ معاصر فقہی فتاویٰ کے میدان میں مصنوعی ذہانت کے ممکنہ کردار کا علمی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے۔ اس تحقیق میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصنوعی ذہانت فقہی تحقیق میں کس حد تک معاون ثابت ہو سکتی ہے، اس کے استعمال کے کیا فوائد اور خطرات ہیں، اور شریعت کے اصولوں کی روشنی میں اس کے استعمال کے لیے کون سی شرعی حدود اور قیود ملحوظ رکھنا ضروری ہیں۔ اس طرح یہ تحقیق ایک متوازن نقطۂ نظر پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے جس میں نہ تو جدید ٹیکنالوجی کے امکانات کو مکمل طور پر رد کیا گیا ہے اور نہ ہی اسے غیر مشروط طور پر قبول کیا گیا ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت معاصر فقہی فتاویٰ اور اجتہادی عمل میں کس نوعیت کا کردار ادا کر سکتی ہے، اور کیا اسے فقہی فیصلہ سازی کے عمل میں ایک مؤثر ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اس سوال کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ جدید دور میں آن لائن فتووں، ڈیجیٹل علمی ذخائر اور خودکار سوال و جواب کے نظاموں کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بہت سے افراد دینی مسائل کے بارے میں فوری معلومات حاصل کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی ایپس اور ویب سائٹس کا سہارا لینے لگے ہیں۔ اگر اس رجحان کا سنجیدہ علمی جائزہ نہ لیا جائے تو اس کے نتیجے میں دینی رہنمائی کے بارے میں ابہام یا غلط فہمیاں پیدا ہونے کا خدشہ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

موجود ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس موضوع پر ایک سنجیدہ فقہی اور تحقیقی مطالعہ پیش کیا جائے تاکہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کے درست دائرۂ کار کو متعین کیا جا سکے۔

اس موضوع پر سابقہ علمی کام کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض معاصر محققین نے مصنوعی ذہانت کے تکنیکی پہلوؤں اور اس کے سماجی اثرات پر بحث کی ہے، جبکہ بعض تحقیقات میں فقہی مسائل کے ساتھ اس کے تعلق کا ابتدائی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر چند جدید تحقیقی مقالات میں اسلامی مالیات یا شریعت بورڈز کے تناظر میں مصنوعی ذہانت کے استعمال پر گفتگو کی گئی ہے، جہاں اسے ایک معاون تحقیقی نظام (Decision Support System) کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح بعض مصنفین نے دینی تعلیم اور تحقیق میں AI کے استعمال کے فوائد بیان کیے ہیں اور یہ واضح کیا ہے کہ جدید ڈیجیٹل ٹولز علمی مواد کی تلاش، خلاصہ نویسی اور حوالہ جاتی تحقیق میں نمایاں سہولت فراہم کرتے ہیں۔

تاہم ان تحقیقات میں عموماً دو پہلو کمزور رہ جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ فقہی اصولوں اور اجتہادی منہج کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کے کردار کا جامع تنقیدی جائزہ کم ہی پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ عملی مثالوں کے طور پر موجودہ اسلامی AI ایپس اور پلیٹ فارمز کا تفصیلی تجزیہ نسبتاً کم کیا گیا ہے۔ موجودہ تحقیق ان دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے ایک جامع مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ مصنوعی ذہانت کے موجودہ نظام فقہی تحقیق میں کس حد تک قابلِ اعتماد ہیں اور ان کی حدود کیا ہیں۔ اس طرح یہ تحقیق سابقہ مطالعات کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک نسبتاً وسیع اور تنقیدی زاویہ فراہم کرتی ہے۔

اس تحقیق میں سب سے پہلے اجتہاد اور فتویٰ کے بنیادی فقہی اصولوں کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے تاکہ قاری کو یہ معلوم ہو سکے کہ اسلامی فقہ میں اجتہاد کی حقیقت، اس کی اقسام اور اس کے لیے مقرر کردہ شرائط کیا ہیں۔ اس کے بعد مصنوعی ذہانت کا تعارف اور اس کے بنیادی ماڈیولز پر گفتگو کی گئی ہے، جس سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ جدید AI نظام کس طرح کام کرتے ہیں اور وہ کس نوعیت کی معلومات فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد اجتہاد اور فتویٰ کے میدان میں AI کے استعمال کے ممکنہ فوائد اور اس سے وابستہ تکنیکی، اخلاقی اور فقہی چیلنجز کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ مزید برآں عصرِ حاضر میں سامنے آنے والی چند اسلامی AI ایپس اور ویب سائٹس کا تجزیاتی مطالعہ بھی پیش کیا گیا ہے تاکہ عملی مثالوں کی روشنی میں اس موضوع کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

آخر میں اس تحقیق میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگرچہ مصنوعی ذہانت جدید تحقیق کے میدان میں ایک مؤثر معاون آلہ ثابت ہو سکتی ہے، لیکن فتویٰ جیسے حساس دینی عمل میں اس کی حیثیت صرف ایک مددگار ذریعہ کی ہو سکتی ہے۔ فقہی فیصلہ سازی کا حتمی اختیار بدستور اہلِ علم اور مجتہدین ہی کے پاس رہنا چاہیے، کیونکہ اجتہاد

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

صرف معلومات کے تجزیے کا نام نہیں بلکہ اس میں نصوصِ شرعیہ کی گہری فہم، حالات و واقعات کا صحیح ادراک اور شرعی اصولوں کے مطابق فیصلہ کرنے کی بصیرت بھی شامل ہوتی ہے۔

تحقیقی طریقہ کار اور ساختِ تحقیق

اس تحقیق میں تجزیاتی و تنقیدی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ موضوع کے فقہی پہلوؤں کے جائزے کے لیے اصولِ فقہ، اجتہاد اور افتاء سے متعلق کلاسیکی و معاصر علمی مباحث سے استفادہ کیا گیا ہے، جب کہ تکنیکی پہلو کے تحت مصنوعی ذہانت کے بنیادی تصورات اور منتخب اسلامی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی خصوصیات، دائرۂ کار اور ممکنہ محدودیتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پلیٹ فارمز کے انتخاب میں اسلامی معلومات اور فقہی رہنمائی سے ان کی نسبت کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ یہ مطالعہ بنیادی طور پر توصیفی، تجزیاتی اور تنقیدی نوعیت کا ہے؛ اسے کسی منظم تجرباتی آزمائش یا تمام پلیٹ فارمز کے جوابات کی یکساں معیار پر جانچ کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے۔

اس طریقے کے تحت فقہی اصولوں اور جدید ٹیکنالوجی کے باہمی تعلق کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق میں کلاسیکی فقہی متون، معاصر تحقیقی مقالات اور جدید تکنیکی مطالعات سے استفادہ کیا گیا ہے، جبکہ بعض موجودہ AI ایپس اور ویب پلیٹ فارمز کو بطور کیس اسٹڈی بھی شامل کیا گیا ہے۔

ساخت کے اعتبار سے مقالہ چند بنیادی حصوں پر مشتمل ہے:

اوّل: اجتہاد کی تعریف، اقسام اور شرائط کا فقہی جائزہ۔

دوم: مصنوعی ذہانت کا تعارف اور اس کے بنیادی ماڈیولز۔

سوم: اجتہاد اور فتویٰ کے میدان میں AI کے امکانات اور چیلنجز۔

چہارم: چند منتخب اسلامی AI ایپس اور پلیٹ فارمز کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ۔

آخر میں نتائج اور خلاصہ پیش کیا گیا ہے جس میں اس تحقیق کے اہم نکات اور آئندہ تحقیق کے لیے ممکنہ جہات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

اجتہاد: تعریف، اقسام اور شرائط

اجتہاد شریعت اسلامیہ کا ایک بنیادی تصور ہے۔ اجتہاد لغت میں کوشش بلیغ کرنے کو کہتے ہیں، اور اصطلاح شرع میں احکام فرعیہ کا ادلہ تفصیلیہ سے معلوم کرنے میں مقدور بھر کوشش کرنے کا نام اجتہاد ہے۔[1] یعنی اجتہاد سے مراد وہ علمی کوشش ہے جس کے ذریعے سے قرآن و حدیث و اجماع اور عقل سے نئے احکام شریعہ مستنبط کیے جائیں جب ان کے بارے میں کوئی منصوص یا صریح نص موجود نہ ہو۔[2] ایسے عالم کو مجتہد کہا جاتا ہے جس

[1] فاروقی، محمد یوسف۔ اجتہاد مناہج و اسالیب۔ شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد، مارچ 2009

[2] تاج الدین، محمد، اور ظہور الازہری۔ "اجتہاد کی شرعی حیثیت اور عصر حاضر میں اجتہاد کی عملی صورتیں۔" التبیین، جلد 1، شمارہ 1، 2017۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

میں اس ذمہ داری کی انجام دہی کی علمی صلاحیت موجود ہو۔ فقہی اصطلاح میں اجتہاد کے مفہوم سے متعلق تمام تعریفوں کا خلاصہ یہی ہے کہ "اجتہاد احکام شریعت کے علم کے حصول میں مقدور بھر کوشش کا نام ہے"۔

لہذا اجتہاد کا اصلی مقصد یہ ہے کہ زندگی میں اگر بعض ایسے مسائل پیش آئیں جن کے متعلق کتاب وسنت میں کوئی واضح قانون نہیں بیان ہوا ہو، تو حالات وواقعات کے تناظر میں ان مسائل کو نظر انداز نہ کر دیا جائے بلکہ ان کو بھی اسلامی شریعت کے تحت لانے کی کوشش کی جائے اور اگر ان کے بارے میں واضح احکام نہیں ملتے تو شریعت کے عام احکام کے اشارات وکنایات سے رہنمائی حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

معاصر فقہی مسالک میں اجتہاد کی مختلف اقسام بیان ہوئی ہیں۔ محترم علامہ وہبہ الزحیلی نے اجتہاد کو بنیادی طور پر تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

اجتہاد بیانی :اس میں شرعی احکام کو براہِ راست قرآن و سنت کے نصوص سے اخذ کیا جاتا ہے یعنی بیان کردہ نص سے حکم نکالنا۔

اجتہاد قیاسی :یہاں نئے پیش آمدہ مسائل کے لیے نصوص میں موجود شرعی احکام کی علت کے ذریعہ قیاس کیا جاتا ہے، یعنی جو مسئلہ منصوص نہیں اُس کے لیے تشریحی قیاس کے ذریعے حکم وضع کیا جاتا ہے۔

،اجتہاد استصلاحی :اس صورت میں نئے مسئلے کے لیے اصلِ استصلاح معاشرتی مصلحت کے اصول کی روشنی میں حکم طے کیا جاتا ہے بشرطیکہ مسئلہ نصوص میں موجود نہ ہو۔

ان کے علاوہ بعض علماء نے **اجتہاد تنزیلی** کا تصور پیش کیا ہے جو جدید پیش آمدہ مسائل کا شریعت کے اصولوں میں حل پیش کرنے سے متعلق ہے، مثلاً دارِ الافتاء میں جدید پیش آمدہ مسائل سے متعلق فتویٰ دینے کا اہتمام۔[3]

مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ اصول فقہ میں استحسان یا استصلاح کا تصور بھی پایا جاتا ہے، جو جدید مسائل میں تخفیف اور سہولت کے لیے اصول استحسان کے تحت نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔

ذیل میں جدول نمبر ا میں اجتہاد کی اہم اقسام کا خلاصہ ملاحظہ کیجیے :

اجتہاد کی قسم	تعارف	مثال/حوالہ
اجتہاد بیانی	شرعی نصوص قرآن و سنت سے براہِ راست احکام استخراج کرنا،بیانِ نص کے مطابق حکم لگانا	آیات یا حدیث کی صریح تشریح
اجتہاد قیاسی	موجود نصوص کی علت لے کر نئے پیش آمدہ مسئلے میں قیاس کرتے ہوئے حکم لگانا	شراب کی حرمت کی وجہ سے دیگر منشیات کی حرمت
اجتہاد استصلاحی	استصلاح مصلحت کی بنیاد پر نئے مسائل کے لیے فقہی حکم طے کرنا	مصالح مرسلہ کی بنیاد پر حکم لگانا

[3] الزحیلي، الدکتور وهبة، الاجتهاد في عصرنا هذا بين النظرية والتطبيق، مجلة دراسات العالم الإسلامي، العدد 4، رقم 2، 1، مارس 2011، ص 2.

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

اجتہاد کی قسم	تعارف	مثال/حوالہ
استحسان	شرعی اصول استحسان کے تحت جب قیاس حل نہ کرے مسائل میں سہولت کے لیے نرمی اپنانا	انتقال خون میں استحسان کا اطلاق

شرائط اجتہاد:

اجتہاد کے لیے فقہی متون میں مخصوص شرائط بیان کی گئی ہیں۔ بنیادی طور پر مندرجہ ذیل شرائط کو اہم قرار دیا جاتا ہے:[7]

۱۔ **قرآن و حدیث پر عبور:** مجتہد سے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پاس قرآنِ کریم اور صحیح احادیث کا پورا علم ہو، جن میں ناسخ ،و منسوخ موضوعاتِ نزول اور سیاق و سباق کی معلومات شامل ہوں۔

۲۔ **حتی المقدور علمی قوت صرف کرنا:** مجتہد اپنی مکمل علمی توانائی اس عمل میں صرف کرے، یعنی اس کو تمام وسائل تحقیق بروئے کار لانے چاہئیں۔

۳۔ **فقہ الواقع:** یعنی نئے پیش آنے والے حالات، مسائل اور اس کے تمام پہلوؤں کا گہرائی سے شعور ہونا چاہیے تاکہ مسئلے کی تہہ تک جا کر اجتہادی فیصلہ کیا جا سکے۔

۴۔ **اخلاق و سیرت:** مجتہد کا کردار اور سیرت قابلِ اعتماد ہونی چاہیے تاکہ عوام اس پر بھروسہ کر سکیں۔

۵۔ اس کے علاوہ دیگر عمومی شرائط کا پایا جانا بھی ضروری ہے، یعنی اجتہاد کرنے والا مسلمان، عاقل، بالغ اور مذہبی اعتبار سے صالح اور عادل ہو۔

۶۔ **مسئلہ کا غیر منصوص ہونا:** زیرِ بحث مسئلہ منصوص متن میں مذکور نہیں ہونا چاہیے، یعنی اس سلسلے میں کوئی واضح حکم موجود نہ ہو۔

اس کے علاوہ اجماع، اصول فقہ، عربی زبان اور علوم عربیت، مقاصد شریعت، لوگوں کا عرف وعادت وغیرہ کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔[4]

ان تمام شرائط کا خلاصہ اس عبارت سے حاصل ہوتا ہے شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ''عقد الجید فی معرفۃ الاجتہاد والتقلید'' میں فرمایا ہے کہ :

''اجتہاد کی شرط یہ ہے کہ جن مسائل میں اجتہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ان مسائل کے بارے میں قرآن وحدیث میں جو کچھ ہے اس سے پوری طرح واقف ہو، یہ بھی جانتا ہو کہ کن مسائل میں اجماع منعقد ہو چکا ہے، قیاس صحیح کی کیا شرائط ہیں یہ بھی اسے معلوم ہو، کن اصول اور مقدمات کو جوڑ کر اور انہیں ترتیب دیکر اجتہاد کیا جاسکتا ہے وہ اس سے بھی بے خبر نہ ہو، عربی زبان پر کامل دسترس رکھتا ہو، قرآن میں ناسخ و منسوخ کا بھی علم ہو، راویوں کے حالات سے بھی باخبر ہو، البتہ اجتہاد میں علم الکلام اور فقہ کی ضرورت نہیں ہے۔''[5]

یہ وہ بنیادی شرائط ہیں جن کی روشنی میں ہی کسی کو مجتہد تسلیم کیا جاتا ہے تاکہ شریعہ کے احکام کا استنباط دینی اصولوں کی سخت پاسداری سے ہو اور اجتہادی خطا یا غلطی کے خطرات کم ہوں۔

[4] زیدان، عبدالکریم، الوجیز فی اُصول الفقہ، دار الکتب السلفیہ، لاہور، ص406۔

[5] دہلوی، امام شاہ ولی اللہ، عقد الجید فی اُحکام الاجتہاد والتقلید، ترجمہ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد، اپریل سن 2000، ص44۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

اجتہاد کی اہمیت اور اس کی نزاکت کے پیش نظر اس کی تعریف سے لے کر اس کی تفصیلی حدود تک علما اصول فقہ میں بیان کر چکے ہیں، تاکہ کسی بھی غیر مجاز یا ناقص اجتہاد کی روک تھام ہو سکے۔

اجرائے فتویٰ یا مفتی کے لئے درکار شرائط:

اگر ہم اہلیت فتویٰ کے حوالے سے مستند اہلِ علم کی آراء کا جائزہ لیں تو ہمارے سامنے فتوی نویسی کے اصول و آداب سے متعلق لکھی گئی کتابوں کی یہ عبارت سامنے آتی ہے کہ:

"يجب أن يكون المفتي هو الماهر الذي أخذ العلم عن أهله وصارت ملكة نفسانية ، ويميز الصحيح من غيره،ويعلم المسائل وما يتعلق بها على الوجه المعتمد،فهذا هو الذي يفتي الناس ويصلح أن يكون واسطة بينهم وبين الله،أما غيره إذا تسوّر هذا المنصب يلزم التعزير البليغ والزجر الشديد"[6]

یعنی فتویٰ دینے کا حق اور جواز صرف اس ماہر عالم کو ہے، جس نے فقہ و فتاویٰ کا علم اس کے اہل اور محقق عالم سے حاصل کیا ہو، اور اس کو صواب و خطا، قوی و ضعیف کی شناخت و تمیز کا ملکہ حاصل ہو، اور معتبر طریقہ سے مسائل اور ان کے متعلقات کا جانکار ہو، اس کے ساتھ ساتھ محقق و مسلم فقیہ و مفتی کی طرف سے اس کو فتویٰ دینے کی اجازت بھی حاصل ہو؛ کیوں کہ فتویٰ دینے کی اہلیت کا علم اس کے بغیر ناممکن ہے۔

یہاں اس بات کی طرف اشارہ مناسب ہوگا کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے اپنی کتاب اصول الافتاء وآدابہ میں عربی زبان میں "شرح عقود" کے مضامین کی روشنی میں فتویٰ نویسی کے کل گیارہ بنیادی اصول ملخص فرمائے ہیں اور ہر اصل کے تحت مزید اضافہ جات درج فرمائے ہیں۔

اس کے علاوہ جدید مسائل میں فتویٰ نویسی کے لئے علماء کا طے کردہ درج ذیل طریقہ کار بھی پیش نظر رہنا چاہئے کہ:

۱۔ کتب فقہیہ کا گہرائی سے مطالعہ کرے اور اگر کوئی جزئیہ مل جائے تو اس پر فتویٰ دے۔
۲۔ اگر صریح جزئیہ نہ مل سکے اور مفتی بالغ نظر بھی نہ ہو تو اسے مسائل جدیدہ میں خامہ فرسائی نہ کرنی چاہئے، بلکہ معاملہ بڑے مفتی صاحب کے حوالہ کر دینا چاہئے۔
۳۔ اگر مفتی بالغ نظر ہو اور اصول و قواعد سے بخوبی واقف ہو تو قواعد و نظائر کو سامنے رکھ کر مسئلہ کا حکم بیان کرے۔
۴۔ اگر مسئلہ کے متعلق کوئی نظیر یا فقہی قاعدہ دستیاب نہ ہو تو بالغ نظر مفتی براہِ راست نصوص شرعیہ سے حکم کا استنباط کر سکتا ہے۔
۵۔ تاہم اس طرح کے مسائل میں ہم عصر علماء سے مشورہ کر لینا بہتر ہے، جلد بازی میں فتویٰ ہر گز نہ دیا جائے۔

[6] البرکتی، محمد عمیم الاحسان، قواعد الفقہ فی فقہ الإمام الأعظم، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الأولی، ص 454۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

نیز مفتی کے لیے ایک اہم ادب یہ ہے کہ جدید اور ابتلائے عام والے مسائل میں محض اپنی ذاتی رائے پر اعتبار نہ کرے بلکہ بالغ نظر، اور خدا ترس علماء و مفتیان سے مشورہ کے بعد ہی کمصوئی رائے قائم کرے اور فتویٰ جاری کرے، کیونکہ روایت میں ہے کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ اگر کوئی ایسا مسئلہ ہمارے سامنے آئے جس کی وضاحت قرآن و حدیث میں نہ ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''شاور الفقہاء العابدین ولا تمضوا فیہ رای خاصۃ''(عبادت گذار فقہاء سے مشورہ کرو اور ذاتی رائے قائم نہ کرو۔(رواہ الطبرانی مجمع الزوائد ۱:۴۲۸)اس بارے میں مزید تفصیل مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب ''اصول الافتاء وآدابہ کے ص نمبر ۱۷۳ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔[7]

تعلق ان تمہیدی باتوں کے بعد اب ذیل میں مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence)کے متعلق تفصیلات درج کی جارہی ہیں۔

مصنوعی ذہانت :تعارف اور بنیادی ماڈیولز

مصنوعی ذہانت کمپیوٹر سائنس کا وہ شعبہ ہے جس میں انسانی ذہانت کے اصولوں کو مشینیاتی نظاموں پر لاگو کر کے انہیں''سمارٹ''بنانے بالفاظ دیگر ایسی ٹیکنالوجیز کا مجموعہ ہے جو کمپیوٹرز اور مشینوں کو انسانی مانند سوچنے، سیکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہیں۔ جدید نظام مشین لرننگ، ڈیپ لرننگ، قدرتی زبان پروسیسنگ ، اور علمِ قواعد وغیرہ کے امتزاج پر قائم ہوتے ہیں، جن کے ماڈیولز مل کر متنوع ذہانت نما صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں[09]۔

مصنوعی ذہانت کے چند اہم ماڈیولز اور اجزاء درجِ ذیل ہیں:

۱۔مشین لرننگ(Machine Learning) :مصنوعی ذہانت (AI) کا ایک بنیادی جزو ہے جس میں الگورتھمز کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ ڈیٹا سے سیکھ سکیں۔ سپروائزڈ لرننگ(Supervised Learning) ،ان سپروائزڈ لرننگ(Unsupervised Learning) ،اور ری انفورسمنٹ لرننگ (Reinforcement Learning)جیسی تکنیکیں مشین لرننگ کے تحت آتی ہیں۔

۲۔گہری تعلیم:(Deep Learning) یہ نیورل نیٹ ورکس (Neural Networks) کی کثیر سطحی ساخت کے ذریعے بڑے ڈیٹا سیٹس میں پیچیدہ پیٹرنز دریافت کرتی ہے۔اس کا استعمال بالخصوص تصویر کی شناخت (Image Recognition) اور زبان کی شناخت (Speech/Language Recognition)جیسے شعبوں میں ہوتا ہے۔

۳۔ قدرتی زبان کی پراسیسنگ:(Natural Language Processing – NLP) یہ مشین کو انسانی زبان کو سمجھنے اور پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اس میں سیمینٹک تجزیہ(Semantic Analysis) ، لغوی ساخت کا تجزیہ(Syntactic Analysis) ، اور مکالماتی ماڈلز (Conversational Models)شامل ہیں، جو قرآنی اور حدیثی متون کے تجزیے میں مدد دے سکتے ہیں۔

[7] العثماني، المفتي محمد تقي، أصول الإفتاء وآدابه، كراتشي مكتبه معارف القرآن، ص 317.

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

۴۔ **علمی نمائندگی واستدلال:(Knowledge Representation and Reasoning)** اس ماڈیول میں اصول، قواعد اور معانی کو اس طرح منظم کیا جاتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کا نظام پیچیدہ دلائل قائم کر سکے۔ مثال کے طور پر کسی فقہی قاعدے یا اصولِ مصلحت کو مصنوعی نظام میں شامل کرنا اس کی تشریحی اور استنباطی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔

۵۔ **مسئلہ حل اور منطقی استدلال:(Problem Solving and Logic)** مصنوعی ذہانت کے نظاموں میں سرچ الگورتھمز (Search Algorithms)، آپٹیمائزیشن تکنیکیں (Optimization Techniques)، اور منطقی قواعد شامل ہوتے ہیں جو پیچیدہ مسائل کے حل میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ فقہی یا فتوائی سوالات کے تجزیے میں بھی یہ اصول معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

۶۔ **ادراک یا مشاہدہ:(Perception)** یہ ماڈیول مصنوعی ذہانت کو بیرونی دنیا سے حاصل ہونے والی حسی معلومات، مثلاً تصویری ڈیٹا یا صوتی سگنلز کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ اگرچہ فتوائی عمل میں اس کا استعمال محدود ہے، لیکن عمومی طور پر کمپیوٹر وژن (Computer Vision) اور آواز کی شناخت (Speech Recognition) جیسے شعبے اسی کے تحت آتے ہیں۔

۷۔ **ڈیٹا مینجمنٹ:(Data Management)** مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو بڑی مقدار میں معیاری ڈیٹا کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن و حدیث کے ڈیجیٹل ذخائر، فقہی کتب، اور آن لائن سوال و جواب کے ذخیرے ایسے ڈیٹا کی صورت میں استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ ڈیٹا کی درستگی اور سالمیت (Integrity) مصنوعی ذہانت کی کارکردگی اور اس پر اعتماد کے لیے نہایت اہم ہوتی ہے۔[8]

جدید اے آئی کے یہ ماڈیولز فقہی استنباطی عمل میں مختلف کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر نیچرل لینگویج پراسیسنگ قرآن و حدیث کے متن کو ڈیجیٹل طور پر سمجھنے میں معاون ہوتی ہے، جب کہ مشین لرننگ کو مختلف فقہی آراء کا موازنہ کر کے رجحانات یا مماثلت تلاش کرنے کی سہولت دیتی ہے۔ علمی نمائندگی کے ذریعے فقہ کے اصول و قواعد کا ڈیجیٹل خاکہ تیار کیا جا سکتا ہے، اور مسئلہ حل ماڈیول تشریحی انداز میں متفقہ قاعدے یا ادلّہ کے ذریعہ سوالات کے جوابات نکال سکتا ہے۔ ذیل کی جدول نمبر دو میں اے آئی کے چند ماڈیولز اور فقہی استنباط میں ان کے ممکنہ اہداف کا موازنہ دیا گیا ہے:

ماڈیول/جزء AI	فنکشن و توضیح	فقہی استنباط میں کردار
ML مشین لرننگ	ڈیٹا سے سیکھنے والا ماڈیول سپروائزڈ، انسپروائزڈ، وغیرہ	فقہی نصوص و مآخذ کا ڈیجیٹل تجزیہ؛ سابقہ فتووں سے پیٹرن معلوم کرنا
Deep گہری تعلیم Learning	ملٹی لیئر نیورل نیٹ ورکس، بڑے ڈیٹا میں پیچیدہ پیٹرن تلاش کرنا	زبان و تصویر سے واقفیت مثلاً عثمانی رسم الخط میں قرآن، خودکار ترجمہ
NLP قدرتی زبان پراسیسنگ	انسانوں کی زبان کو سمجھنا و جزیٹ کرنا	قرآن و حدیث کے نصوص کی مفہوم شناسی، فقہی اصطلاحات کی شناخت، سوالات و جوابات

[8] IBM. "What Is Artificial Intelligence (AI)?" Accessed March 15, 2026. https://www.ibm.com/think/topics/artificialintelligence.Russell, Stuart, and Peter Norvig. *Artificial Intelligence: A Modern Approach.* 5th ed. London: Pearson, 2021.

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

ماڈیول/جزء AI	فنکشن و توضیح	فقہی استنباط میں کردار
علمی استدلال	قواعد، منطق اور اصولوں کی نمائندگی و استنباط	فقہی قواعد، قیاس و اجماع وغیرہ کا ڈیجیٹل خاکہ؛ نئے مسئلے پر دلائل فراہم کرنا
مسئلہ حل و سرچ الگورتھم	پیچیدہ مسائل کے حل میں الگورتھم	مسائل کی تشریحی تلاش؛حکمت کے حساب سے فتوے کے دلائل ترتیب دینا
ڈیٹا بیس/علمی ذخائر	قرآن، حدیث اور فتاویٰ کا منظم ڈیجیٹل ذخیرہ	Big Data تیز رفتاری سے مآخذ تلاش، متون کا مجموعی تجزیہ Analysis
یادداشت اور ترسیل	جوابات کے لائحہ عمل کی نشوونما یادگاری ماڈل	ماضی کے جوابات سے مدلل ربط؛ یوزر کی سابقہ معلومات کو پیشِ نظر رکھنا

اوپر بیان کردہ ماڈیولز جدید فقہی تحقیق میں بطور آلہ کار استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ تاہم یہ طے کرنا ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ماڈیول کا اطلاق حقیقی معنوں میں کس حد تک شرعی استنباط کے مماثل ہے۔ مثال کے طور پر مشین لرننگ قرآن و حدیث کے متن کو خودکار انداز میں تلاش کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے، لیکن اس کی صوابدیدی تشخیص میں انسان کی تصحیح درکار ہے۔ اسی طرح بڑے ڈیٹا سے رجحانات نکال سکتا ہے مگر فقہی بحث میں روایتی اصولوں پر انحصار برقرار رکھنا ضروری ہے۔

اردو میں ”اے آئی رہنما: تحقیق وتدریس اور ترویج کا طریقہ“ کے نام سے ڈاکٹر محمد یوسف نے ایک تفصیلی کتاب لکھی ہے، جس میں اے آئی کے تعارف کے ساتھ دینی علوم کی تدریس، تحقیق اور ترویج میں اس کے استعمال سے متعلق تفصیل طریقہ کار درج کیا ہے، عمومی دینی خدمات میں اس کے استعمال کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اس کتاب میں مصنوعی ذہانت (AI) کے تحقیقی اور تعلیمی استعمال پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف کے مطابق جدید ٹیکنالوجی نے علمی تحقیق اور تدریس کے مختلف شعبوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے ذریعے بڑے data sets کا تجزیہ، معلومات تک تیز رفتار رسائی، اور پیچیدہ مسائل کے حل میں مؤثر مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ کتاب میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ AI انسانی تعصبات کو کم کرکے وسیع تر نقطۂ نظر فراہم کرتا ہے اور جدید تحقیقی رجحانات میں نئے زاویے متعارف کراتا ہے۔ تعلیمی میدان میں AI ذاتی نوعیت کی تدریسی معاونت فراہم کرتا ہے، تدریسی عمل کو مؤثر بناتا ہے، اور ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلامی علوم کی ترویج واشاعت کے لیے نئے مواقع پیدا کرتا ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

قرآن وحدیث کی تشریح میں AI کا کردار: مصنوعی ذہانت (AI) قرآن وحدیث جیسے متون کی تیز رفتار تشریح میں مؤثر معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ جدید algorithms کی مدد سے قرآنی آیات اور احادیث کے لغوی و معنوی پہلوؤں کا تجزیہ ممکن ہوتا ہے، جس کے ذریعے مختلف تفسیری آراء کو یکجا کر کے مشترکہ دلائل مرتب کیے جا سکتے ہیں (ص 92–93)۔

تحقیق وتدریس میں AI کے استعمال کے فوائد AI: کی بدولت سیکڑوں تحقیقی رسائل اور علمی ڈیجیٹل ذخائر میں بیک وقت تلاش ممکن ہو گئی ہے، جس کے نتیجے میں مآخذ جمع کرنا اور مختلف علمی آراء تک رسائی حاصل کرنا نہایت تیز اور جامع ہو گیا ہے۔ اس میں text summarization، خودکار حوالہ جات (automatic referencing) اور مضمون نگاری کی سہولیات بھی شامل ہیں، جو مجموعی طور پر تعلیمی معیار کو بلند کرتی ہیں (ص 12–13)۔

دینی تبلیغ اور الیکٹرانک میڈیا میں AI: AI سے چلنے والے social media tools، chatbots اور mobile apps دینی تعلیم و تبلیغ کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر AI-based mobile applications کے ذریعے صارفین کی رہنمائی اور سوالات کے جوابات فوری طور پر فراہم کیے جا سکتے ہیں، جس سے عام لوگوں تک اسلامی پیغام مؤثر انداز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔[9]

اجتہاد و فتویٰ میں اے آئی کا استعمال :امکانات و مسائل

جدید دور میں کئی مثالیں منظر عام پر آچکی ہیں جہاں AI کو فقہی رہنمائی کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جن کی ہم آگے تفصیل درج کریں گے۔ فتوی میں اے آئی کے استعمال سے متعلق محمد یوسف صاحب اپنی مذکورہ بالا کتاب کے ص ۴۲ پر لکھتے ہیں:

"جدید دنیا میں نئے سائنسی اور سماجی مسائل جنم لے رہے ہیں، جیسے کہ جنیاتی انجنیئرنگ، مصنوعی اعضاء کی پیوندکاری، اور ڈیجیٹل کرنسی کے مسائل۔ روایتی طریقوں سے ان مسائل کا حل تلاش کرنا مشکل اور دقت طلب ہو سکتا ہے، AI بڑے ڈیٹا سیٹس کا تجزیہ کر کے مختلف فقہی مکاتب فکر کی آراء اور دلائل کو فوری اکٹھا کر سکتا ہے، جس سے علماء اور محققین کو ایک جامع نقطہ نظر ملتا ہے اور وہ کم وقت میں درست اور مؤثر فتویٰ جاری کر سکتے ہیں"۔

فتوی اور اجتہاد کے عمل میں مصنوعی ذہانت استعمال کرنے کے فوائد:

اجتہاد اور فتوائی عمل میں مصنوعی ذہانت کے چند نمایاں فوائد درج ذیل ہیں:

۱۔ **تحقیقی وسعت:** مصنوعی ذہانت کے نظام سیکڑوں کتب، رسائل اور ڈیجیٹل ذخائر (Digital Archives) میں بیک وقت تلاش کر سکتے ہیں، جس سے مآخذ جمع کرنے اور مختلف آراء دریافت کرنے کا عمل زیادہ تیز اور جامع ہو جاتا ہے۔ نئے پیش آنے والے مسائل کے لیے مختلف فقہی آراء اور تاریخی شواہد کا تجزیہ مصنوعی ذہانت کی مدد سے چند لمحوں میں ممکن ہو سکتا ہے۔

۲۔ **رفتار اور سہولت:** چند کلکس (Clicks) کے ذریعے تفصیلی جوابات حاصل کرنا ممکن ہوتا ہے، جس سے عام لوگ فوری رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ خصوصاً دور دراز علاقوں میں جہاں تربیت یافتہ عالم موجود نہ ہو وہاں مصنوعی ذہانت معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

[9] یوسف، محمد۔ اے آئی رہنما: تحقیق، تدریس اور ترویج کا طریقہ کار۔ اسلام آباد: الٹراپرو وائڈر، ستمبر 2024، ص 95۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

۳۔ معروضیت اور یکسانیت: مصنوعی ذہانت نظریاتی طور پر انسانی تعصبات سے آزاد رہ کر فیصلے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مختلف مکاتبِ فکر اور تاریخی ادوار کی آراء کو یکجا کر کے ایک مشترکہ خلاصہ پیش کرنا نسبتاً آسان ہو سکتا ہے۔ متعدد فقہی مآخذ کے بیانات کو الگورتھمز (Algorithms) کے ذریعے تجزیاتی انداز میں پرکھا جا سکتا ہے۔

۴۔ تجدید اور ترمیم: مضبوط ڈیٹا تجزیہ (Data Analysis) کے ذریعے مصنوعی ذہانت بعض ایسے فقہی تضادات یا نئے سوالات کی نشاندہی کر سکتی ہے جو پہلے نظر انداز رہ گئے ہوں۔ اس طرح فقہ میں ممکنہ توسیع یا اصلاح کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

اجرائے فتویٰ کے عمل میں آرٹیفیشل ذہانت کے استعمال کے تکنیکی حدود اور چیلنجز

مذکورہ بالا فوائد کے ساتھ اجرائے فتویٰ کے عمل میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے ساتھ متعدد تکنیکی حدود بھی وابستہ ہیں:

۱۔ انسانی فہم کی کمی:

موجودہ AI سسٹمز معنی اور مقاصد کا بھرپور ادراک نہیں رکھتے۔ وہ متون کو ٹیکسٹ کی شکل میں پراسیس کرتے ہیں مگر اس کے پس منظر میں روحانی یا سیاقی مفہوم شامل نہیں کرتے۔ مشین بعض اوقات سوال کے حاشیے سے ہٹ کر یا غلط تشریح کر کے غیر متوقع جوابات دے سکتی ہے۔ مثلاً ایک ماڈل نے حضور ﷺ کی زوجات سے متعلق پوچھے گئے ایک ہی سوال پر ہر بار مختلف نام دے کر ہمیں حیران کیا۔ اس طرح کے تقلبات hallucinations اس بات کی دلیل ہیں کہ AI کے جوابات ہمیشہ مستند یا مستقل نہیں رہتے۔

۲۔ محدود ڈیٹا اور جانبداری:

AI ماڈلز کا انحصار دستیاب ڈیٹا پر ہوتا ہے۔ اگر ڈیٹا میں کوئی جانبداری یا کمی بیشی ہو تو نتائج بھی مائل ہو سکتے ہیں۔ فقہ اسلامی کے تاریخی ذخائر یا مستند تفاسیر کا کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا بیس ابھی بھی محدود ہے، خاص طور پر اردو/عربی کے قدیم نسخوں کا ڈیجیٹل تصحیح شدہ مجموعہ کم ہے۔ اس کے باعث AI غلط یا نامکمل معلومات استعمال کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ سعودی عرب کے فتویٰ روبوٹ میں بھی پہلے سے تصدیق شدہ فتاویٰ کا ڈیٹا بیس استعمال ہوا ہے تاکہ غلطی کے امکانات کم ہوں۔

۳۔ شفافیت اور تشریح:

AI ماڈلز خاص طور پر بڑے نیورل نیٹ ورک کئی بار "بلیک باکس" ہوتے ہیں، یعنی ان کی استنباطی اور تخریجی دلائل واضح طور پر ظاہر نہیں ہوتی۔ اگر AI کسی مسئلے پر جواب دیتا بھی ہے، تو یہ معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے کہ اس نے کون سے دلائل یا ڈیٹا استعمال کیے ہیں۔ فقہ میں توجیہ و دلیل دینا ضروری ہوتا ہے، جبکہ AI کی تشکیل اس لیے مشکل ہوتی ہے کہ وہ فیصلے کو "کیوں" نہ دے سکے۔

۴۔ الگورتھمک متغیر جوابات:

جیسا اوپر مثال دی گئی ہے، AI جنریٹو ماڈلز مختلف بار مختلف جوابات دے سکتے ہیں۔ یہ غیر یقینی پن فقہی استنباط میں قابل قبول نہیں۔[10]

[10] Middle East Monitor. Karam Nama. "When the Machine Issues Fatwas and the Cleric Falls Silent." December 1, 2025. https://www.middleeastmonitor.com/20251201whenthemachineissuesfatwasandtheclericfallssilent/.

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

AI سے فتویٰ لینے کے بارے میں بعض معاصر اہل علم کی آراء:

الف: یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ تحقیقات میں بھی یہی طرز عمل اختیار کیا گیا ہے کہ اے آئی کے ذریعہ سے فتوی کے بارے میں مدد تو حاصل کی جاسکتی ہے، البتہ اس کو مکمل اتھارٹی نہیں دی جاسکتی، مثلا عثمان عبداللہ و دیگر نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے:

AI APPLICATIONS FOR FIQHRULINGS IN ISLAMIC BANKS: SHARĪʿAH COMMITTEE ACCEPTANCE

ذیل میں اس مقالے کی مندرجات کا خلاصہ درج کیا جارہا ہے:

اس آرٹیکل کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اسلامی بینکوں کے شریعہ بورڈ AI کو فقہی فیصلوں میں کس حد تک قبول کرتی ہیں۔اس میں بتایا گیا ہے کہ AI فقہی مواد کو جمع، ترتیب، اور تجزیہ کرنے، نیز فقہی متون اور سابقہ فتاویٰ کی ڈیجیٹل تلاش، پیچیدہ مالیاتی معاملات کے لیے ڈیٹا اینالیسس، اور فقہی فیصلوں کے لیے ریفرنس مینجمنٹ میں مدد دے سکتا ہے۔ لیکن شریعہ کمیٹی کے علماء کو یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ AI کا استعمال شریعت کے اصولوں اور انسانی اجتہاد کے مطابق ہو۔اس لیے AI کو decision maker نہیں بلکہ decision support system کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔[11]

ب: دارالافتاء مصر کے فتویٰ کا جائزہ:

مصر کے مرکزی دارالافتاء نے ات آئی کی بنیاد پر فتویٰ جاری کرنے کے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ:

فتویٰ میں مصنوعی ذہانت کی ایپلی کیشنز کے استعمال کا حکم

مفتی وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شرعی احکام کی اطلاع دینے والا ہو، اور پیش آنے والے واقعات کے احکام دلائل و براہین کی بنیاد پر جاننے والا ہو۔ وہ پیغام پہنچانے میں نبی کریم ﷺ کا نائب ہوتا ہے، کیونکہ علمائے کرام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں۔ عملی تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب مصنوعی ذہانت (AI) کے پروگرامز سے مخصوص شرعی سوالات کیے گئے تو ان کے جوابات میں علمی و شرعی معیار کی درستگی اور معیاریت کا بڑا فقدان پایا گیا۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ پروگرام سائل کو ایسے جوابات فراہم کرتے ہیں جن میں خطا و صواب دونوں کا احتمال ہوتا ہے، بلکہ بعض اوقات نتائج حقیقت کے خلاف بھی آتے

[11] Abdullah, O., Shaharuddin, A., Wahid, M. A. ., & Harun, M. S. . (2024). AI Applications for Fiqh Rulings in Islamic Banks – Shariah Committee Acceptance. *ISRA International Journal of Islamic Finance*, *16*(1), 111–126. https//:doi.org/10.55188/ijif.v16i1.685

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

ہیں۔اس بناپر یہ طرزِ عمل فتویٰ کے معیار سے مطابقت نہیں رکھتا، کیونکہ فتویٰ دراصل شرعی مسائل میں پیش آنے والی الجھنوں کو مضبوط، واضح اور صحیح طور پر بیان کرنے کا نام ہے۔

مزید یہ کہ ان پروگراموں کے جوابات کسی مضبوط علمی منہج پر مبنی نہیں ہوتے جو ان نتائج کی تصدیق کرے یا ان کے لیے اصولی بنیاد فراہم کرے۔نہ ہی ان کے پاس ایسے علمی اصول موجود ہوتے ہیں جو انہیں شرعی احکام کے استنباط میں مدد دیں، اور نہ ہی انہیں اس بات کی تمیز ہوتی ہے کہ کون سے مراجع و مصادر معتبر ہیں اور کن کتابوں سے تحقیق و استدلال کیا جانا چاہیے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ ایپلی کیشنز اس موضوع سے متعلق ابتدائی معلومات اور حتمی نتائج کا درست تجزیہ کرنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتیں۔

یہ بات مسلم اور طے شدہ ہے کہ وہ احکام جو عادات، عرف اور بندگانِ خدا کے مصالح پر مبنی ہوتے ہیں، وہ زمانے، مقام، حالات اور اشخاص کے بدلنے کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔امام قرافی رحمہ اللہ الإحکام في تمییز الفتاوی عن الأحکام (ص218، طبع دار البشائر الإسلامیۃ) میں فرماتے ہیں: وہ احکام جن کی بنیاد عرف و عادت پر ہو، ان میں تبدیلی کے باوجود انہیں جوں کا توں جاری رکھنا اجماع کے خلاف اور دین میں جہالت ہے، بلکہ شریعت میں جو بھی حکم عرف پر مبنی ہو، وہ عرف کے بدلنے سے تبدیل ہو جاتا ہے اور نئی عادت کے مطابق اس کا نیا حکم متعین ہوتا ہے۔

جب عرف کی بنیاد پر فتویٰ میں تبدیلی کے اعتبار کی بات آتی ہے تو امام قرافی رحمہ اللہ الفروق (176/1، طبع عالم الکتب) میں فرماتے ہیں: جب بھی کوئی نیا عرف پیدا ہو تو اسے معتبر سمجھو، اور جب کوئی عرف ختم ہو جائے تو اسے ساقط قرار دو۔اپنی تمام زندگی محض کتابوں میں لکھے ہوئے اقوال پر جمود اختیار نہ کرو۔اگر کوئی شخص تمہارے علاقے کے علاوہ کسی اور خطے سے فتویٰ پوچھنے آئے تو اسے اپنے علاقے کے عرف پر نہ پرکھو، بلکہ اس کے علاقے کے عرف کے بارے میں دریافت کرو، پھر اسی عرف کے مطابق اسے فتویٰ دو، نہ کہ اپنے علاقے کے عرف یا اپنی کتابوں میں درج معمولات کے مطابق۔پس یہی وہ واضح اور درست بات ہے جو مسلم علما اور سلفِ صالحین کے مقاصد اور طرزِ فکر کے عین مطابق ہے"۔یہ تبدیلیاں جو عادات اور عرف میں پیدا ہوتی ہیں اور جن کا فتویٰ پر اثر پڑتا ہے، انہیں صرف انسانی مفتی ہی صحیح طور پر سمجھ سکتا ہے، جبکہ جدید مصنوعی ذہانت کی ایپلی کیشنز ان باریکیوں اور تغیرات کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں۔

خلاصہ

مذکورہ تفصیلات کی روشنی میں اور سوال کے واقعے کے مطابق: فتویٰ حاصل کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) کی ایپلی کیشنز پر اعتماد کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اگرچہ ٹیکنالوجی میں بے پناہ ترقی ہو چکی ہے، لیکن اب تک کوئی ایسا نظام وجود میں نہیں آیا جو انسانی فہم و بصیرت اور اہلِ افتاء کی علمی و فقہی صلاحیتوں کی برابری کر

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

سکے——وہ بصیرت جو علوم و معارفِ شرعیہ پر مہارت رکھتی ہے، اور جس کے ذریعے مفتی زمانے، مقام اور ہر فتویٰ سے متعلق حالات و اسباب کے اختلاف کو ملحوظ رکھتا ہے۔ اگرچہ بعض مصنوعی ذہانت کے نظام کچھ کاموں میں ماہر انسانوں کے درجے تک پہنچ گئے ہیں، لیکن یہ صلاحیتیں محدود دائرے میں ہیں اور فتوے جیسے دینی و اجتہادی امور سے بہت دور ہیں۔"[12]

لہذا یہاں AI سے براہِ راست شرعی فتویٰ حاصل کرنے اور اسے فقہی تحقیق میں معاون آلے کے طور پر استعمال کرنے کے درمیان فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ براہِ راست AI کے جواب کو حتمی شرعی حکم سمجھنا ایک الگ صورت ہے، جب کہ مستند فقہی مصادر کی تلاش، سابقہ فتاویٰ کے تقابل اور علمی مواد کی تنظیم میں اس سے استفادہ کرنا دوسری صورت ہے۔ چنانچہ AI کے غیر مستقل اور غیر مصدقہ جواب پر اعتماد نہ کرنے کا موقف، اس کے محدود اور محتاط تحقیقی استعمال کی نفی نہیں کرتا، بشرطیکہ حتمی شرعی حکم کی تعیین اہلِ علم کی ذمہ داری ہو۔

ج: اسی طرح ڈاکٹر محمد یوسف اپنی محولہ بالا کتاب میں لکھتے ہیں کہ :

"مصنوعی ذہانت کے ٹولز فقہی مسائل کی تحقیق کو ایک نئی سمت دے رہے ہیں، یہ ٹولز کسی بھی فقہی مسئلے پر مختلف مکاتب فکر (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کی آراء اور ان کے دلائل کا خلاصہ فراہم کر سکتے ہیں..... یہ سہولت طلبہ کو ایک ہی جگہ پر متنوع نظریات کا موازنہ کرنے اور تنقیدی سوچ پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے، جس سے ان کی فہم اور تحقیق میں گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ تاہم ضروری ہے کہ AI کا یہ خلاصہ مکمل اور حتمی نہ سمجھا جائے اور ہر طالب علم اپنی تحقیق کو معتبر اور مستند فقہی مصادر و علماء کی رہنمائی میں مکمل کرے تاکہ علمی دیانتداری برقرار رہے۔"[13]

د: ڈاکٹر احمد بن عبد العزیز التشستری نے ایک تفصیلی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان "A Study of the Legal and Fiqhi Impact of AI on Issuing Fatwas" ہے، اس میں سب سے پہلے AI کے تکنیکی طریقہ کار کو واضح کیا گیا ہے۔ مصنف نے Case-Based Reasoning (CBR) اور Question Answering Systems جیسے سسٹمز کی وضاحت کی ہے، جو سابقہ فتاویٰ اور مسائل کے ڈیٹا بیس سے معلومات لے کر نئے سوالات کے جوابات تیار کرتے ہیں۔ یہ نکتہ اہم ہے کیونکہ صرف AI کے عمومی تعارف سے قارئین کو اس کے عملی استعمال اور حدود کی سمجھ نہیں آتی۔ اس طرح کا تکنیکی پس منظر فقہی تحقیق میں AI کے کردار کو زیادہ قابل فہم اور قابل تجزیہ بناتا ہے۔

[12] Dar Al-Ifta. "Using AI Applications to Obtain Fatwas." Accessed March 15, 2026. https://www.daralifta.org/en/fatwa/details/22255/usingaiapplicationstoobtainfatwas.

[13] محمد یوسف، اے آئی رہنما تحقیق و تدریس، بحوالہ بالا، ص 77۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

دوسرا اہم پہلو مقالے میں سماجی حقیقتوں کی وضاحت ہے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کی فتووں کے لیے بڑھتی ہوئی طلب نے آن لائن پلیٹ فارمز اور AI سسٹمز کے استعمال کو عام کر دیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فتوے اب صرف روایتی علمائے کرام تک محدود نہیں رہے بلکہ ایک وسیع اور عالمی سطح پر دستیاب معلوماتی عمل بن چکے ہیں۔

تیسرا نکتہ زبان اور معنی کے مسائل سے متعلق ہے۔ مقالے میں syntax اور semantic errors کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، یعنی الفاظ کے ڈھانچے یا معنی کی غلط تفہیم AI کے جوابات میں اہم فرق پیدا کر سکتی ہے۔ فقہی مسائل میں یہ بہت حساس نقطہ ہے کیونکہ ایک لفظ یا جملے کی غلطی حکم میں تبدیلی کا سبب بن سکتی ہے۔

چوتھا اور سب سے حساس پہلو AI کے ذریعے فتووں میں ممکنہ تحریف یا غلط تعبیر کا خطرہ ہے۔ مقالہ واضح کرتا ہے کہ AI بعض اوقات فتویٰ کو تبدیل یا غلط معنی دے سکتا ہے، جو فقہی عمل کی سچائی اور استنادیت کے لیے چیلنج پیدا کرتا ہے۔

آخر میں، مقالے میں انسانی اجتہادی عمل کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ فتویٰ ایک صرف تکنیکی جواب نہیں بلکہ ایک علمی عمل ہے جس میں مفتی کی نصوص فہمی، حالات کا ادراک اور اجتہادی بصیرت شامل ہوتی ہے۔ یہ نقطہ AI کے حدود اور انسان کی فیصلہ سازی کے لازمی کردار کو اجاگر کرتا ہے۔[14]

جبکہ ایک مشہور ویب سائٹ دینی پورٹل پر اس سوال کے جواب میں **(کیا اے آئی سے فتویٰ حاصل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟)** تفصیلی تجزیہ پیش کیا ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے:

"فتویٰ کے اسی حساس مقام کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مصنوعی ذہانت اس ذمہ داری کو ادا کر سکتی ہے۔ تکنیکی اعتبار سے مصنوعی ذہانت دراصل ریاضیاتی الگورتھمز اور ڈیٹا پر مبنی نظام ہے، جسے انٹرنیٹ پر موجود وسیع معلومات کے ذخیرے سے تربیت دی جاتی ہے۔ جب اس سے کوئی سوال پوچھا جاتا ہے تو وہ مختلف متون میں موجود الفاظ اور جملوں کی ممکنہ ترتیب کا اندازہ لگا کر جواب تیار کرتی ہے۔ اس عمل میں نہ اسے شعور حاصل ہوتا ہے، نہ حقیقت و باطل میں امتیاز کی قدرت، اور نہ ہی وہ کسی مسئلے کے پس منظر، سیاق و سباق یا مختلف فقہی آراء کی باریکیوں کو حقیقی معنوں میں سمجھ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے فراہم کردہ جوابات دراصل معلومات کا ایک خودکار مجموعہ ہوتے ہیں، نہ کہ کسی صاحبِ علم کی ذمہ دارانہ رائے۔

[14] Dr. Ahmad Bin Abdulaziz Alshithisri, A Study of the Legal and Fiqhi Impact of AI on Issuing Fatwas, Kurdish Studies Jan 2024 Volume: 12, No: 1, pp. 2504-2511 ISSN: 2051-4883 (Print) | ISSN 2051-4891 (Online) www.KurdishStudies.net

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

علماء کی آراء اور اصولی مباحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مصنوعی ذہانت سے حاصل کردہ جواب کو شرعی فتویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں افتاء کی وہ اہلیت موجود نہیں جو ایک مستند مفتی کے لیے ضروری سمجھی جاتی ہے۔ ایک حقیقی مفتی کو نہ صرف نصوصِ شرعیہ کا علم ہونا چاہیے بلکہ اسے کسی مسئلے کے حالات و واقعات کو صحیح طور پر سمجھنے اور پھر ان پر شرعی حکم کو منطبق کرنے کی صلاحیت بھی حاصل ہونی چاہیے۔ اس کے برعکس مصنوعی ذہانت نہ تو اجتہاد کی صلاحیت رکھتی ہے اور نہ ہی وہ انسانی معاشرت، عرف و عادات، ضرورتوں اور مصلحتوں جیسے عوامل کو اس گہرائی سے سمجھ سکتی ہے جو فتویٰ کے صحیح اطلاق کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے جوابات کے ماخذ اکثر غیر واضح ہوتے ہیں اور وہ بعض اوقات غلط یا غیر موجود حوالہ جات بھی پیش کر سکتی ہے، جسے جدید اصطلاح میں "AI Hallucination" کہا جاتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اور مستند آن لائن فتویٰ ویب سائٹس کے درمیان بھی بنیادی فرق ہے۔ معتبر فتویٰ ویب سائٹس میں اصل فتویٰ انسانی علماء اور محققین کی تحقیق اور ذمہ داری کے ساتھ صادر ہوتا ہے، جبکہ ویب سائٹ محض اس فتویٰ کو شائع کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف مصنوعی ذہانت خودکار طور پر مختلف معلومات کو جمع کر کے ایک جواب تشکیل دیتی ہے، جس کے پیچھے نہ کسی عالم کی علمی ذمہ داری ہوتی ہے اور نہ ہی شرعی اعتبار سے اس کی کوئی جواب دہی۔ اسی لیے اس کے فراہم کردہ جوابات کو مستقل شرعی رہنمائی کا ذریعہ بنانا درست نہیں سمجھا جاتا۔

اس کے باوجود مصنوعی ذہانت کو مکمل طور پر غیر مفید قرار دینا بھی درست نہیں۔ اگر اسے صحیح حدود میں استعمال کیا جائے تو یہ علمی تحقیق میں ایک معاون آلے کے طور پر مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی عالم یا محقق اس سے ابتدائی معلومات حاصل کرنے، متعلقہ مراجع اور کتب کی نشاندہی کرنے، طویل متون کا خلاصہ لینے یا کسی جدید مسئلے کے عمومی پس منظر کو سمجھنے میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ تاہم اس صورت میں بھی اصل تحقیق، دلائل کی جانچ اور شرعی حکم کی تعیین خود عالم ہی کو کرنی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ایک عام شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مصنوعی ذہانت کے فراہم کردہ جواب کو براہِ راست فتویٰ سمجھ کر اس پر عمل کرے، کیونکہ دین کے معاملے میں اصل اصول یہی ہے کہ رہنمائی مستند اور باشرائط اہلِ علم سے حاصل کی جائے۔

اگر مصنوعی ذہانت کو بلا تحقیق شرعی رہنمائی کا ذریعہ بنا لیا جائے تو اس کے کئی خطرات بھی سامنے آ سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر مختلف نظریات اور مکاتبِ فکر کی متنوع اور بعض اوقات متضاد معلومات موجود ہوتی ہیں، جن کے امتزاج سے عقائد اور فقہی مسائل میں ابہام پیدا ہو سکتا ہے۔ مزید یہ کہ ایک ہی مسئلے کو مختلف انداز میں پوچھنے

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

پر مصنوعی ذہانت مختلف جوابات دے سکتی ہے، جو ایک عام مسلمان کے لیے ذہنی الجھن کا سبب بنتا ہے۔ اس کے علاوہ فتویٰ صرف ایک قانونی حکم نہیں ہوتا بلکہ اس میں تقویٰ، نصیحت اور روحانی اصلاح کا پہلو بھی شامل ہوتا ہے، جو کسی مشین کے دائرۂ کار سے باہر ہے۔

ان تمام پہلوؤں کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کو دینی علم کے حصول میں ایک معاون وسیلہ تو قرار دیا جا سکتا ہے، لیکن اسے مستقل مفتی یا شرعی مرجع کا درجہ دینا درست نہیں۔ شرعی رہنمائی کے لیے بنیادی اعتماد ہمیشہ اہلِ علم پر ہی ہونا چاہیے، کیونکہ افتاء دراصل اللہ تعالیٰ کے حکم کی ذمہ دارانہ وضاحت اور اس کا صحیح اطلاق ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے یہی محفوظ اور درست راستہ ہے کہ وہ عبادات، معاملات اور دیگر حساس دینی مسائل میں مستند علماء اور معتبر علمی مراجع کی طرف رجوع کرے، جبکہ مصنوعی ذہانت کو صرف معلومات تک رسائی کے ایک جدید ذریعہ کے طور پر استعمال کرے۔[15]

د: اسی طرح کمپیوٹر پروگرامنگ کے مشہور ماہر ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی نے بھی اس حوالے سے ۲۵ ستمبر ۲۰۲۵ روزنامہ اسلام اخبار کے ادارتی صفحہ پر اس حوالے سے ایک تفصیلی کالم لکھا ہے جس میں فتویٰ میں اے آئی کے استعمال کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"خلاصہ کلام یہ کہ بعض حلقوں کی جانب سے فتویٰ نویسی کے اس نئے اسلوب کو اختیار کرنے کی ترغیب دی جارہی ہے اور بعض دارالافتاء نے مصنوعی ذہانت کو بطور معاون استعمال بھی کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ طرزِ عمل اکابر مفتیانِ کرام اور ان بڑے مدارسِ دینیہ کے منہج کے سراسر خلاف ہے۔ راقم بطور کمپیوٹر سائنسدان یہ گزارش کرے گا کہ خدارا تخصص کے طلبہ کے مستقبل سے مت کھیلئے اور ان کی علمی و فقہی استعداد بننے دیجئے۔ نیز اکابرینِ مدارسِ دینیہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تخصص کے طلبہ کرام مصنوعی ذہانت کو فتویٰ نویسی میں سرے سے استعمال ہی نہ کریں۔"[16]

اس شرعی اور فنی پہلو کے علاوہ اس سے جڑے چند فقہی اور اخلاقی مسائل بھی ہیں۔

اجتہاد و فتویٰ میں AI کے استعمال سے متعلق اخلاقی و فقہی مسائل

اجتہاد اور فتویٰ میں AI کے استعمال سے جڑے اہم اخلاقی و فقہی امور بھی زیرِ غور ہیں:

۱۔ نیت اور تقویٰ کا فقدان:

فقہی اعتبار سے اجتہاد ایک روحانی اور انسانی عمل ہے جس میں "نیت" اور "تقویٰ" کا کردار ہوتا ہے جبکہ مشین نیت نہیں رکھ سکتی اور اس کے عمل میں روحانی عنصر شامل نہیں۔ اس نقطہ نظر سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا مصنوعی نظام جو صرف ڈیٹا پر اسس کرتا ہے شرعی اصولوں کی روشنی میں حلال و حرام کا شعور رکھ سکتا ہے؟

۲۔ استخراج اور استنباط کا درجہ:

[15] کیا AI سے حاصل کردہ معلومات پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے؟ شرعی و تکنیکی حقائق، https://deeniportal.com/ai-se-fatwa-ki-shari-haqeeqat/

[16] رحمانی، ڈاکٹر مبشر حسین، مصنوعی ذہانت اور مستقبل کے دارالافتاء، https://www.dailyislam.pk/epaper/daily/2025/september/24-09-2025/page4.html

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

قرآن وحدیث نے مجتہد کو حقیقتاً نبی کا وارث کہا ہے اداب مفتی میں بھی اس کی صراحت کی جاتی ہے کہ مفتی کا درجہ توقیع من اللہ کا ہے۔ AI اس درجے کا علم یا جائزہ نہیں لے سکتا۔چونکہ AI میں فقہی عمل کی کیفیت شامل نہیں،اس لیے اس پر مستقل بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔اسلامی فقہ میں یہ بات واضح ہے کہ مفتی مسئلے پر مکمل غور وفکر کرتا ہے کبھی کبھار غور وفکر کا یہ سلسلہ عمر بھر جاری رہتا ہے، جبکہ مشین فوری طور پر جواب دیتی ہے، جس سے فہم و تفہیم کا فرق نمایاں ہوتا ہے۔

۳۔جوابدہی اور شفافیت:

اگر کوئی AI ماڈل فتویٰ جاری کرنے کے قابل ہو جائے تو یہ بھی طے ہونا چاہیے کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا۔انسانی مفتی خطا کی صورت میں ثواب/سزا کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن مصنوعی نظام کسی بھی دنیاوی سزا سے آزاد ہے۔لہٰذا فقہی طور پر یہ وضاحت درکار ہے کہ غلط فتویٰ پر استغفار یا اصلاح کا سلسلہ کس کے زیرِ نگرانی ہوگا۔شفافیت کے فقدان کے باعث جمہور عوام کو بھی اعتماد نہیں ہو سکتا کہ AI نے جواب میں کیا ذرائع استعمال کیے اور وہ کس حد تک مستند ہیں۔

اس لئے یہ طے کرنا ضروری ہے کہ اے آئی صرف ایک آلہ ہے فائنل اتھارٹی نہیں ہے جس کے لئے انگلش کا مشہور جملہ استعمال ہوتا ہے کہ "AI only an aid, not final authority"۔
نیز اگر AI سسٹم فتویٰ جاری کرنے کے عمل میں آجائے تو اس کا فیصلہ کن کردار اور اس کے دیئے گئے فتویٰ کے پیچھے کارفرما دلائل اور اسباب واضح ہونے چاہئیں۔ AI کی جانب سے پیش کردہ شرعی وجوہات بھی معلوم ہونی چاہئیں۔موجودہ ماڈلز کی شفافیت محدود ہے،اس لیے شرعی مسائل میں جہاں واضح ترین تفہیم اور حجت کا مطالبہ ہے وہاں اس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

کیس اسٹڈیز: عصرِ حاضر میں اسلامی مصنوعی ذہانت پر مبنی ایپس اور ویب سائٹس کا تجزیاتی جائزہ

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کی تیز رفتار ترقی نے دینی علوم کے میدان میں بھی نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔اب متعدد موبائل ایپس اور ویب پلیٹ فارمز ایسے سامنے آچکے ہیں جو اسلامی معلومات، فقہی رہنمائی اور دینی سوالات کے جوابات فراہم کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کا استعمال کر رہے ہیں۔ان میں سے بعض پلیٹ فارمز صرف معلوماتی نوعیت کے ہیں، جبکہ بعض کو اس انداز سے تیار کیا گیا ہے کہ وہ ابتدائی فقہی رہنمائی یا دینی تعلیم کے حصول میں مدد فراہم کر سکیں۔ذیل میں چند نمایاں اسلامی AI ایپس اور ویب سائٹس کا مختصر مگر تجزیاتی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

1۔ سعودی عرب کا فتویٰ روبوٹ: سعودی حکومت نے AI سے منسلک منارۃ الحرمین بوٹ کو حرمین شریفین میں نصب کیا ہے۔ اس ماڈل کا ڈیزائن اس طرح کیا گیا ہے کہ نماز و دیگر عبادات سے متعلق عام سوالات کے جوابات پہلے سے موجود تصدیق شدہ ڈیٹا بیس سے فوری مل جاتے ہیں۔ اس صورت میں فائدہ سائلین کو جلدی رہنمائی دینے کا ہے، مگر محدودیت یہ ہے کہ بہت مخصوص سوالات باہر رہ جائیں گے جن کے لیے پھر انسان علما کی ضرورت ہو گی۔[17]

2۔ سوال و جواب کے آن لائن فورمز: حالیہ برسوں میں کچھ صارفین نے ChatGPT جیسے چیٹ بوٹس سے فقہی سوالات پوچھے ہیں۔ تحقیقی مشاہدے سے معلوم ہوا کہ ایسے ماڈلز گاہے ''گفتگو'' یا ''حدیث جی پی ٹی'' ٹریننگ کے باوجود غیر دقیق جوابات دے دیتے ہیں، مثلاً ایک ہی سوال پر بار بار مختلف جواب دینا۔ جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ AI پر مبنی چیٹ بوٹ کی بنیاد پر فیصلہ کرنا غیر محفوظ ہو سکتا ہے۔ ان میں سے چند فورمز کا آگے مستقل تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

3۔ تعلیمی فرضیات: متعدد اسلامی یونیورسٹیوں میں پروفیسرز نے AI کی مدد سے نصوص مثلاً قرآن و حدیث کی استخراج پر تحقیقی پروگرام شروع کیے ہیں، لیکن انہیں ان نتائج کی اشاعت سے پہلے فقہ اور اصول فقہ کے نقطہ نظر سے جانچنا پڑتا ہے۔ یہ ایک فرضی صورت ہے کہ AI کو مکمل خود مختاری دی جائے تو اس سے پیدا ہونے والے جوابات کی مستند علمی بنیادوں کے ساتھ مطابقت تصدیق کرنا چیلنج ہوتا ہے۔

ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ AI کے استعمال کی صورتیں بنیادی طور پر دو کیٹیگریز میں ہیں:

۱۔ **معاون ماڈلز** جو فتاویٰ جاری نہ کرتے ہوئے علمائے دین کو تحقیق میں مدد دیتے ہیں۔

۲۔ **براہِ راست جواب دینے کا ماڈل:** جو خود جواب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

موجودہ تجربات میں سعودی فتویٰ روبوٹ جیسے معاون ماڈلز کارجحان ہے جو ضرورت پڑنے پر انسان علما کے ساتھ مربوط ہیں۔ جبکہ دوسری جانب خالص AI ماڈلز جیسے ChatGPT یا HadithGPT نے محدود کامیابیاں تو دکھائیں ہیں، مگر مستقل اعتماد کے قابل نہیں کہے جا سکتے۔

اس کے علاوہ ذیل میں AI کی بنیاد پر شرعی سوالات کے جوابات دینے کے لئے لانچ کئے گئے چند موبائل ایپ اور ویب سائٹس کا تذکرہ بھی مناسب ہو گا، نیز شرعی سوالات سے متعلق ان کے دیئے گئے جوابات کو بھی جانچ کر کسی حد تک یہ طے کیا جا سکے گا کہ کیا فتویٰ اور شرعی رہنمائی کے سلسلے میں یہ کس حد تک قابل بھروسہ اور قابل استفادہ ہیں۔

[17] Daily Sabah. "Saudi Arabia Unveils AI 'Fatwa Robot,' New Pilgrim Flow Technology." May 23, 2025. https://www.dailysabah.com/life/saudiarabiaunveilsaifatwarobotnewpilgrimflowtechnology/news.

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

1۔ AI Fiqh (Aifiqh) ایپ

Aifiqhایک جدید موبائل ایپلی کیشن ہے جس کا بنیادی مقصد اسلامی فقہ کے مسائل کو مصنوعی ذہانت کی مدد سے عام صارفین تک آسان انداز میں پہنچانا ہے۔ اس پلیٹ فارم کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ صارف اپنے فقہی یا دینی سوالات تحریری صورت میں پوچھ سکے اور اسے مختصر وقت میں جواب موصول ہو جائے۔ اس ایپ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ فراہم کیے جانے والے جوابات کے ساتھ قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ اور فقہی کتب کے حوالہ جات بھی پیش کیے جاتے ہیں، جس سے جواب کی علمی بنیاد واضح ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں یہ ایپ مختلف فقہی مکاتبِ فکر کی آراء کو بھی سامنے لانے کی کوشش کرتی ہے، جس سے تقابلی فقہی معلومات تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔

اس ایپ کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس کا یوزر انٹرفیس سادہ اور تیز رفتار ہے اور عام صارف بھی بغیر کسی پیچیدگی کے اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ اس کے ڈویلپرز کے مطابق اس پلیٹ فارم کی تیاری میں فقہی ماہرین کی نگرانی کو بھی شامل رکھا گیا ہے۔ تاہم اس ایپ کی ایک اہم حد یہ ہے کہ اس کے استعمال کے لیے مستقل انٹرنیٹ کنکشن ضروری ہے اور آف لائن سہولت موجود نہیں۔ اسی طرح بعض خدمات مثلاً خصوصی مشاورتی فیچرز یا تفصیلی رہنمائی سبسکرپشن کے تحت دستیاب ہیں۔[18]

2۔ IslamGPT ایپ

IslamGPTایک مصنوعی ذہانت پر مبنی اسلامی چیٹ ایپ ہے جس کا مقصد مختلف دینی موضوعات کے بارے میں فوری معلومات فراہم کرنا ہے۔ اس ایپ کے ذریعے صارفین فقہ، اسلامی تاریخ، عقائد، خوابوں کی تعبیر، اسلامی مالیات اور اسلام و سائنس جیسے موضوعات پر سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ یہ ایپ بنیادی طور پر ایک چیٹ بوٹ کے انداز میں کام کرتی ہے اور صارف کے سوال کا جواب چند لمحوں میں فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس ایپ کی نمایاں خصوصیت اس کا وسیع موضوعی دائرہ ہے۔ یہ صرف فقہی مسائل تک محدود نہیں بلکہ اسلامی تہذیب اور تاریخ سے متعلق سوالات کے جوابات بھی فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا انٹرفیس بھی نسبتاً سادہ ہے جس کی وجہ سے نئے صارفین یا اسلام کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کرنے والے افراد کے لیے یہ ایک مفید ذریعہ بن سکتا ہے۔

[18] https://play.google.com/store/apps/details?id=com.fiqhtech.aifiqh

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

تاہم اس ایپ کے حوالے سے چند مشکلات بھی سامنے آتی ہیں۔ مثال کے طور پر یہ مکمل طور پر انٹرنیٹ پر منحصر ہے اور کمزور نیٹ ورک کی صورت میں اس کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اسی طرح مصنوعی ذہانت کے عمومی مسائل کے باعث بعض جوابات میں غلطی یا ابہام کا امکان بھی موجود رہتا ہے، اس لیے اہم دینی مسائل میں مستند علماء سے رجوع کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔[19]

3۔ MuslimGPT ایپ

MuslimGPT ایک اور AI پر مبنی اسلامی معاون ہے جسے اس مقصد کے لیے تیار کیا گیا ہے کہ صارفین کو قرآن و سنت کی روشنی میں عمومی دینی رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ اس ایپ کے ذریعے مختلف دینی سوالات کے جوابات حاصل کیے جا سکتے ہیں اور بعض صورتوں میں جواب کے ساتھ حوالہ جات یا وضاحت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

اس ایپ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اسے اسلامی اخلاقیات اور دینی روایات کے احترام کے ساتھ تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ڈویلپرز کا دعویٰ ہے کہ یہ پلیٹ فارم اسلامی اصولوں کے مطابق معلومات فراہم کرنے کے لیے مخصوص ڈیٹا سیٹ پر تربیت یافتہ ہے۔ اس کے باوجود چونکہ یہ پلیٹ فارم نسبتاً نیا ہے، اس لیے اس کے فراہم کردہ جوابات کی علمی صحت کا حتمی فیصلہ صرف مستند علماء ہی کر سکتے ہیں۔[20]

4۔ NoorAI مسلم AI اسسٹنٹ

NoorAI ایک اسلامی مصنوعی ذہانت پر مبنی ڈیجیٹل اسسٹنٹ ہے جسے اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ وہ روزمرہ دینی زندگی میں رہنمائی فراہم کر سکے۔ اس ایپ میں صارفین اسلامی سوالات پوچھنے کے علاوہ روزانہ کی دعائیں، منتخب احادیث اور قرآن کریم کی آیات کی تشریحات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس ایپ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسے اساتذہ اور ائمہ کی رہنمائی میں تیار کیا گیا ہے، جس کا مقصد اسلامی تعلیمات کو درست انداز میں پیش کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایپ روزانہ کی بنیاد پر روحانی اور اخلاقی مواد بھی فراہم کرتی ہے، جو صارف کے دینی شعور کو بڑھانے میں مدد دے سکتا ہے۔

[19] https://play.google.com/store/apps/details?id=org.islam.islam_gpt
[20] https://play.google.com/store/apps/details?id=com.themuslimgpt.app

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

تاہم اس ایپ کی بعض خصوصیات صرف پریمیم صارفین کے لیے دستیاب ہیں اور ان تک رسائی کے لیے ادائیگی درکار ہوتی ہے۔اسی طرح تکنیکی طور پر یہ ایپ بھی مصنوعی ذہانت کی عمومی حدود سے مستثنیٰ نہیں۔[21]

KnowIslam AI (IslamAI)۔5

KnowIslam AIایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو مصنوعی ذہانت کے ذریعے اسلامی تعلیمات کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔اس ایپ کے ذریعے فقہی مسائل، احادیث، تفسیر اور دیگر دینی موضوعات پر سوالات پوچھے جا سکتے ہیں۔اس کے علاوہ بعض صورتوں میں تقابلی مذہبی معلومات بھی فراہم کی جاتی ہیں تاکہ مختلف نظریات کے بارے میں وضاحت ہو سکے۔

اس ایپ کی اہم خصوصیات میں فوری جوابات، مستند حوالہ جات کی فراہمی، وائس ان پٹ کی سہولت اور سادہ انٹرفیس شامل ہیں۔وائس ان پٹ کے ذریعے صارف بول کر سوال پوچھ سکتا ہے جس سے استعمال مزید آسان ہو جاتا ہے۔اس کے علاوہ صارفین کو یہ سہولت بھی دی گئی ہے کہ اگر کسی جواب میں غلطی محسوس ہو تو وہ فیڈ بیک کے ذریعے اس کی اطلاع دے سکیں۔

تاہم اس ایپ کے حوالے سے ڈیٹا سیکیورٹی کے بعض خدشات بھی بیان کیے گئے ہیں کیونکہ یہ صارف کی بعض معلومات جمع کر سکتی ہے۔اسی طرح AI ماڈل کی حدود کے باعث بعض جوابات میں غلطی کا امکان بھی باقی رہتا ہے۔[22]

DarulIfta Lite اور DarulIfta.info ۔6

DarulIfta Liteدراصل ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو مختلف اسلامی اداروں اور دارالافتاؤں کے فتاویٰ کو ایک جگہ جمع کرتا ہے۔اس کے ذریعے صارفین مختلف موضوعات پر متعدد معتبر دارالافتاؤں کے فتاویٰ تلاش کر سکتے ہیں۔اس پلیٹ فارم کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ براہِ راست مستند اداروں کے فتاویٰ تک رسائی فراہم کرتا ہے۔

اس میں تلاش (Search) کا مؤثر نظام موجود ہے جس کے ذریعے کسی بھی موضوع پر فتاویٰ بآسانی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔اس کے علاوہ بعض اضافی سہولیات جیسے زکوٰۃ کیلکولیٹر اور شرعی حسابات کے دیگر ٹولز بھی فراہم کیے گئے ہیں۔

[21] https://play.google.com/store/apps/details?id=com.gowalk.islamai
[22] https://play.google.com/store/apps/details?id=com.knowislam.islamai

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

اس پلیٹ فارم کی ایک حد یہ ہے کہ یہ بنیادی طور پر ایک سرچ انجن ہے اور اس میں جدید AI چیٹ یا تجزیاتی جواب دینے کی صلاحیت محدود ہے۔[23]

7۔ Hyder.ai شیعہ اسلامی AI ماڈل

Hyder.aiایک منفرد مصنوعی ذہانت کا ماڈل ہے جسے شیعہ اثنا عشری تعلیمات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ اسے Islamic Research and Information Center (IRIC)نے تیار کیا ہے اور اس کا مقصد شیعہ اسلامی تاریخ، عقائد اور علمی مباحث کے بارے میں مستند معلومات فراہم کرنا ہے۔

یہ ماڈل بڑی تعداد میں شیعہ اسلامی کتب اور علمی مصادر پر تربیت یافتہ ہے اور متعدد زبانوں میں سوالات کے جوابات دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اسے بنیادی طور پر تحقیقی معاون (Research Assistant) کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔

تاہم اس کے ڈویلپرز کے مطابق یہ ماڈل فقہی فتوے دینے کے لیے نہیں بنایا گیا۔ مزید یہ کہ یہ صرف اپنے تربیتی ڈیٹا کی بنیاد پر جواب دیتا ہے اور تازہ ترین معلومات خود تلاش نہیں کر سکتا۔ اس لیے اس کے جوابات کو تحقیقی رہنمائی کے طور پر لینا چاہیے نہ کہ حتمی شرعی حکم کے طور پر۔[24]

AI Fiqh (User Version) ویب پلیٹ فارم

AI Fiqh (User Version)ایک آن لائن پلیٹ فارم ہے جسے عام صارفین کے لیے اس مقصد سے تیار کیا گیا ہے کہ وہ اسلامی فقہ اور دینی مسائل کے بارے میں سوالات پوچھ کر فوری معلومات حاصل کر سکیں۔ یہ ویب سائٹ دراصل مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) پر مبنی ایک چیٹ سسٹم فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے صارف مختلف فقہی اور دینی موضوعات—جیسے عبادات، معاملات، خاندانی مسائل اور دیگر شرعی سوالات—کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ اس نظام کی بنیادی کوشش یہ ہے کہ کلاسیکی اسلامی مصادر، مثلاً قرآن کریم، احادیث نبویہ اور فقہی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے سوالات کے جوابات فراہم کیے جائیں اور صارف کو ایک منظم اور قابلِ فہم انداز میں معلومات مہیا کی جائیں۔

اس پلیٹ فارم کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ سوال و جواب کے انداز میں کام کرتا ہے، جس کے ذریعے صارف کسی مسئلے کے متعلق مسلسل سوالات کر کے مزید وضاحت حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس میں مختلف فقہی آراء کو سامنے لانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے تاکہ کسی مسئلے کے بارے میں ایک وسیع تر فقہی پس

[23] https://play.google.com/store/apps/details?id=info.darulifta.lite
[24] https://iric.org/introducing-hyder-ai-the-first-ai-model-trained-on-shia-islamic-teachings/

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

منظر کو سمجھا جا سکے۔ اس ویب سائٹ کا انٹرفیس سادہ اور آسان ہے، جس کی وجہ سے عام صارف بھی بغیر کسی پیچیدگی کے اسے استعمال کر سکتا ہے۔ مزید برآں یہ نظام تیز رفتار ہے اور چند لمحوں میں سوالات کے جوابات فراہم کر دیتا ہے، جس سے تحقیق اور ابتدائی معلومات کے حصول میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔

اس ویب سائٹ کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ یہ دینی معلومات تک رسائی کو آسان بنانے میں مدد دیتی ہے اور ابتدائی فقہی تحقیق کے لیے ایک مفید ذریعہ بن سکتی ہے۔ طلبۂ علومِ اسلامیہ اور عام قارئین دونوں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں، خصوصاً اس صورت میں جب انہیں کسی مسئلے کے بارے میں فوری طور پر بنیادی معلومات یا حوالہ جات درکار ہوں۔ اسی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے دینی علوم کو ڈیجیٹل ماحول میں پیش کرنے کی ایک عملی مثال بھی اس پلیٹ فارم کے ذریعے سامنے آتی ہے۔

تاہم اس پلیٹ فارم کی بعض حدود بھی ہیں جنہیں پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ چونکہ یہ ایک AI نظام پر مبنی ہے، اس لیے اس کے جوابات کو حتمی شرعی فتویٰ یا قطعی حکم کے طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ بعض اوقات معلومات میں جزوی غلطی یا سیاق و سباق کی کمی بھی ہو سکتی ہے، اس لیے پیچیدہ فقہی مسائل میں کسی مستند عالمِ دین یا دارالافتاء سے رجوع کرنا زیادہ مناسب ہے۔ مزید یہ کہ اس کا مؤثر استعمال انٹرنیٹ کنکشن پر منحصر ہے اور اس میں آف لائن استعمال کی سہولت موجود نہیں۔[25]

خلاصہ یہ کہ AI Fiqh کا یہ User Version اسلامی فقہی معلومات تک فوری رسائی فراہم کرنے والا ایک مفید ڈیجیٹل ذریعہ ہے، جو تحقیق اور ابتدائی رہنمائی کے لیے کارآمد ہو سکتا ہے۔ تاہم اجتہاد اور فتویٰ جیسے حساس علمی میدان میں اس کی حیثیت ایک معاون تحقیقاتی آلے (Research Tool) سے زیادہ نہیں سمجھی جا سکتی، اور حتمی شرعی رائے بہرحال اہلِ علم ہی کی ذمہ داری رہتی ہے۔

ذیل میں ان سب کا ایک جدول درج کیا جا رہا ہے:

مصنوعی ذہانت کی مختلف ایپس اور ویب سائٹس کا سرسری جائزہ

پلیٹ فارم	نوعیت	بنیادی تعارف	اہم خصوصیات	نمایاں خامیاں
AI Fiqh (Aifiqh)	موبائل ایپ	فقہی سوالات کے جوابات فراہم کرنے والی AI ایپ	قرآن و حدیث کے حوالہ جات کے ساتھ جوابات، مختلف فقہی مذاہب کی آراء، آسان یوزر انٹرفیس	آف لائن استعمال ممکن نہیں، بعض خدمات سبسکرپشن کے تحت
IslamGPT	موبائل ایپ	اسلامی موضوعات پر سوال و جواب کے لیے AI چیٹ بوٹ	وسیع موضوعات (فقہ، تاریخ، خواب، مالیات)، آسان سرچ اور سادہ انٹرفیس	انٹرنیٹ پر مکمل انحصار، بعض اوقات چیٹ ہسٹری محدود

[25] https://www.aifiqh.com/user-version

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

پلیٹ فارم	نوعیت	بنیادی تعارف	اہم خصوصیات	نمایاں خامیاں
MuslimGPT	موبائل ایپ	اسلامی سوالات کے لیے AI معاون	قرآن وسنت کی روشنی میں جوابات، جدید مسائل پر تشریحات	نیا پلیٹ فارم، مکمل علمی و تکنیکی جانچ ابھی باقی
NoorAI	موبائل ایپ	اسلامی AI اسسٹنٹ جو دینی رہنمائی فراہم کرتا ہے	روزانہ کی دعائیں، احادیث، قرآنی آیات کی تشریح، روحانی رہنمائی	بعض فیچرز پریمیم سبسکرپشن کے ساتھ
KnowIslam AI (IslamAI)	موبائل ایپ	اسلامی تعلیمات اور تقابلی مذہبی معلومات فراہم کرنے والا AI	فوری جوابات، وائس ان پٹ، مستند مآخذ، صارف دوست انٹرفیس	ڈیٹا پرائیویسی کے ممکنہ خدشات
Darulifta Lite	ایپ/ویب	مختلف دارالافتاؤں کے فتاویٰ کا سرچ انجن	مستند فتاویٰ کا بڑا ذخیرہ، متعدد اداروں کے فتاویٰ تک رسائی، زکوٰۃ کیلکولیٹر	جدید AI چیٹ فیچرز محدود
Hyder.ai	ویب AI ماڈل	شیعہ اثنا عشری تعلیمات پر مبنی AI تحقیقی نظام	متعدد زبانوں میں جوابات، شیعہ مصادر پر تربیت یافتہ	فقہی فتووں کے لیے استعمال نہیں، تازہ معلومات محدود
AI Fiqh (User Version)	ویب پلیٹ فارم	AI چیٹ سسٹم جس کے ذریعے فقہی اور دینی سوالات کے جوابات حاصل کیے جا سکتے ہیں	سوال و جواب کا انٹرایکٹو نظام، مختلف فقہی آراء تک رسائی، تیز رفتار معلوماتی جواب	AI کی حدود کے باعث جوابات حتمی فتویٰ نہیں سمجھے جا سکتے، انٹرنیٹ پر انحصار

4۔ نتائج اور سفارشات

مصنوعی ذہانت کے اجتہادی اور فتوائی عمل میں استعمال کے جائزے سے چند اہم نتائج نکلتے ہیں:

اولاً، AI ایک طاقتور معاون ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے جس سے فقہی تحقیق میں سرعت، جامعیت اور تنوع آ سکتا ہے۔ مثلاً Saudi فتویٰ روبوٹ کی صورت میں جب AI کو مستند ڈیٹا اور علمائے کرام کی نگرانی کے ساتھ ڈیزائن کیا گیا تو اس نے حج کی شرعی رہنمائی میں سہولت فراہم کی۔ لہذا مصنوعی ذہانت کو مستقل اور خود مختار مجتہد یا مفتی کی حیثیت دینا علمی و شرعی اعتبار سے درست نہیں بتاہم اسے فقہی تحقیق اور استنباط کے ابتدائی مراحل میں ایک معاون وسیلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اس کے نتائج کی تصدیق اہلِ علم کریں۔

دوئم، AI کے استعمال سے جڑے خطرات کے مد نظر واضح رہنما اصول مرتب ہونے چاہئیں۔ مشین کے جوابات کو شفاف اور قابلِ بھروسہ ہونا چاہیے، اور ہر صورت میں انسانی تصدیق کا فریضہ برقرار رکھا جائے۔ جس کے لئے مناسب یہ ہے کہ مسجدوں، مدارس اور دارالافتاؤں میں AI" اخلاقیات اور شفافیت کمیٹی" بنائی جائے تاکہ AI کی راہنما اصول وضع ہوں۔ اس بات کا ضابطہ ہونا چاہیے کہ AI کو کون سے حوالہ جات پر تیار کیا جائے اور جواب میں کون سی حدود کا خیال رکھنا ہو۔ اس کے علاوہ عوام کو یہ باور کرانا ضروری ہے کہ AI کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کی ہمیشہ ماہر عالم سے تصدیق کرائیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

سوئم، ذیلی شعبوں میں سرمایہ کاری کی جائے: اردو و عربی فقہی متون کی ڈیجیٹلائزیشن پر زور دیا جائے تاکہ AI کے پاس معیاری ڈیٹا ہو۔ اس کے ساتھ جدید تقاضوں کے مطابق کراس ڈسپلنری تحقیق کو فروغ دیا جائے یعنی فقہ اور کمپیوٹر سائنس کے ماہرین کا مشترکہ کام ہو جس سے AI ٹولز کو اسلامی علوم میں مؤثر انداز میں ڈھالنا ممکن ہو گا۔

آخر میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ فی الحال بیشتر اسلامی سکالرز اور ادارے AI کے استعمال میں محتاط ہیں اور اس کے حوالے سے نگاہیں مستقبل کی طرف مرکوز رکھے ہوئے ہیں۔ اس محتاط حکمت عملی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مقالہ نگار سفارش کرتا ہے کہ ادارہ جاتی سطح پر AI جائزہ پالیسی بنائی جائے، جس میں فتویٰ کے لیے AI ٹولز استعمال کی اخلاقیات اور حدود واضح ہوں۔ نیز، اگر AI سسٹم کسی سطح پر فتوائی تجاویز پیش کر رہا ہے تو اس کا "تجزیاتی نوشتہ Audit Trail" ضرور محفوظ ہو تاکہ کسی بھی فیصلے کی وضاحت کی جا سکے۔

خاتمہ اور خلاصہ بحث:

اجتہاد اور فتویٰ کے باب میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے استعمال پر گفتگو کرتے وقت سب سے پہلے اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ اسلامی شریعت میں اجتہاد ایک نہایت سنجیدہ علمی عمل ہے جس کے لیے گہری فقہی بصیرت، نصوصِ شرعیہ پر کامل دسترس، مقاصدِ شریعت کی معرفت اور حالاتِ زمانہ کی صحیح تفہیم درکار ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے اسلام نے مجتہد کے لیے متعدد علمی و اخلاقی شرائط ذکر کی ہیں، جن میں قرآن و سنت کا عمیق علم، اصولِ فقہ سے واقفیت، عربی زبان پر عبور اور استنباطِ احکام کی صلاحیت شامل ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو مصنوعی ذہانت بذاتِ خود مجتہد یا مفتی کا قائم مقام نہیں بن سکتی، کیونکہ اس کے پاس نہ تو حقیقی فہم و ادراک ہوتا ہے اور نہ ہی وہ نصوص کے پس منظر، عرف، مقاصدِ شریعت اور انسانی حالات کی پیچیدگیوں کو اس طرح سمجھ سکتی ہے جس طرح ایک صاحبِ علم فقیہ سمجھتا ہے۔ تاہم اس کے باوجود یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ جدید دور میں AI ایک مؤثر تحقیقی معاون (Research Assistant) کے طور پر بڑی اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ چنانچہ فقہی تحقیق اور اجتماعی اجتہاد کے مراحل میں اسے معاون آلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے، مثلاً مختلف فقہی مصادر سے حوالہ جات تلاش کرنا، قدیم و جدید فتاویٰ کا تقابلی مطالعہ پیش کرنا، یا کسی مسئلے سے متعلق علمی مواد کو منظم انداز میں جمع کرنا۔ اس طرح AI مجتہد یا مفتی کے لیے تحقیق کے عمل کو آسان اور تیز تر بنا سکتی ہے، لیکن حتمی حکمِ شرعی یا فتویٰ کی ذمہ داری بہر حال انسان عالم ہی پر عائد ہوتی ہے۔ لہٰذا شرعی نقطۂ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اجتہاد اور فتویٰ کے میدان میں AI کا استعمال آلہ (tool) اور معاون وسیلہ کے طور پر تو قابلِ قبول

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

ہے، لیکن اسے مستقل مصدرِ فتویٰ یا خود مختار مجتہد کا درجہ دینا درست نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے بھی فقہی فیصلوں میں انسانی اجتہاد، علمی ذمہ داری اور اہلِ علم کی نگرانی کو بنیادی حیثیت دی جائے، تاکہ شریعت کی تعبیر و تطبیق میں کسی قسم کی علمی یا شرعی بے احتیاطی پیدا نہ ہو۔

فہرستِ مصادر و مراجع

1. عبداللہ، O.، شہرالدین، A.، وحید، M. A.، اور ہارون، M. S. (2024)۔ *AI Applications for Fiqh Rulings in Islamic Banks – Shariah Committee Acceptance*۔ ISRA International Journal of Islamic Finance، 16(1)، 111–126۔
2. ابن عبدالعزیز الشثری، احمد۔ (2024)۔ *A Study of the Legal and Fiqhi Impact of AI on Issuing Fatwas*۔ Kurdish Studies، جلد 12، شمارہ 1، ص 2504–2511۔
3. البرکتی، محمد عمیم الاحسان۔ *قواعد الفقہ فی فقہ الإمام الأعظم*۔ دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الأولی۔
4. الزحیلی، وہبۃ۔ (2011)۔ *الاجتہاد فی عصرنا حاضرہ بین النظریۃ والتطبیق*۔ مجلۃ دراسات العالم الإسلامی، شمارہ 4۔
5. التاج الدین، محمد، اور ظہور الازہری۔ (2017)۔ "اجتہاد کی شرعی حیثیت اور عصر حاضر میں اجتہاد کی عملی صورتیں"۔ التبیین، جلد 1، شمارہ 1۔
6. دہلوی، شاہ ولی اللہ۔ (2000)۔ *عقد الجید فی أحکام الاجتہاد والتقلید*۔ ترجمہ: ڈاکٹر محمد میاں صدیقی۔ اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی۔
7. زیدان، عبدالکریم۔ *الوجیز فی أصول الفقہ*۔ لاہور: دار الکتب السلفیہ۔
8. رحمانی، مبشر حسین۔ (2025)۔ "مصنوعی ذہانت اور مستقبل کے دار الافتاء"۔ دستیاب پر: https://www.dailyislam.pk/epaper/daily/2025/september/24-09-2025/page4.html
9. Russell, Stuart, and Peter Norvig. (2021). *Artificial Intelligence: A Modern Approach* (5th ed.). London: Pearson.
10. العثماني، المفتي محمد تقي، أصول الإفتاء وآدابہ، مکتبہ معارف القرآن کراتشی،
11. فاروقی، محمد یوسف۔ (2009)۔ *اجتہاد: مناہج واسالیب*۔ اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔
12. محمد یوسف۔ (2024)۔ *اے آئی رہنما: تحقیق، تدریس اور ترویج کا طریقہ کار*۔ اسلام آباد: الٹراپرو وائڈر۔
13. Middle East Monitor-(2025) - "When the Machine Issues Fatwas and the Cleric Falls Silent." https://www.middleeastmonitor.com/20251201whenthemachineissuesfatwasandtheclericfallssilent/
14. Daily Sabah-(2025) - "Saudi Arabia Unveils AI 'Fatwa Robot,' New Pilgrim Flow Technology." https://www.dailysabah.com/life/saudiarabiaunveilsaifatwarobotnewpilgrimflowtechnology/news
15. IBM-(2026) - "What Is Artificial Intelligence (AI)?" https://www.ibm.com/think/topics/artificialintelligence
16. Dar Al-Ifta-(2026) - "Using AI Applications to Obtain Fatwas." https://www.daralifta.org/en/fatwa/details/22255/usingaiapplicationstoobtainfatwas
17. "کیا AI سے حاصل کردہ معلومات پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے؟ شرعی و تکنیکی حقائق"۔ https://deeniportal.com/ai-se-fatwa-ki-shari-haqeeqat/

ویب اور ڈیجیٹل ذرائع (Applications & Platforms)

18. AI Fiqh App:https://play.google.com/store/apps/details?id=com.fiqhtech.aifiqh
19. Islam GPT App:https://play.google.com/store/apps/details?id=org.islam.islam_gpt
20. Muslim GPT App:https://play.google.com/store/apps/details?id=com.themuslimgpt.app
21. Islam AI App:https://play.google.com/store/apps/details?id=com.gowalk.islamai
22. Know Islam AI App:https://play.google.com/store/apps/details?id=com.knowislam.islamai
23. Darulifta Lite App:https://play.google.com/store/apps/details?id=info.darulifta.lite

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

24. Hyder AI (Shia AI Model):https://iric.org/introducing-hyder-ai-the-first-ai-model-trained-on-shia-islamic-teachings/
25. AI Fiqh Platform:https://www.aifiqh.com/user-version

CC BY